THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

ISSN P: 3006-3329
ISSN E: 3006-3337

Vol.4, No.1, 2026

احادیثِ نبوی ﷺ کی روشنی میں وقوعِ فتن اوران سے تحفظ کی عملی تدابیر: تحقیقی جائزہ

The Occurrence of Fitan (Tribulations) and Practical Measures for Protection in the Light of Prophetic Hadith: A Research Review

1. Sadaf Sufian
PhD Scholar, Institute of Arabic and Islamic Studies, Government College Women University, Sialkot, Pakistan.
Email: sadaf.sufian21@gmail.com
2. Dr. Amir Hayat
Assistant Professor, Institute of Arabic and Islamic Studies, Government College Women University, Sialkot, Pakistan.
Email: amir.hayat@gcwus.edu.pk

Abstract

In the current era, the Muslim society engulfed in tribulations and with the passage of time new tribulations are emerging on daily basis in various forms. The Holy Prophet (ﷺ) frequently described the tribulations which would happen near the day of judgement. This research article aims to shed the light on the topic of tribulations (Fitan) and address the Prophetic texts to extract the practical methods to addressing tribulations that the Muslim ummah is going through. In the light of Hadith, we find many practical methods for protection against the tribulations, because many narrations provide the basic guidance for Muslims in the current era. So, if a Muslim want to save his faith/Eman, and he want to obey to Islam, he should follow the methods given in this article.

Key words:- current era, tribulations, day of judgement, Prophetic texts, faith.

تعارفِ موضوع:۔

عصر حاضر میں امتِ محمدی ﷺ فتنوں کی لپیٹ میں ہے اور آئے روز نئے نئے فتنے مختلف صورتوں میں رونما ہو رہے ہیں جن میں وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ شدت آرہی ہے، نبی کریم ﷺ نے قربِ قیامت پیش آنے والے انہی فتنوں کا اپنی احادیث مبارکہ میں کثرت سے نہ صرف تذکرہ فرمایا بلکہ ان کی مختلف صورتوں کو بھی واضح فرمایا جو آنے والے وقت میں مسلمانوں کو بالخصوص درپیش ہوں گی نیز ان حالات میں ان فتنوں کے بچاؤ کے طریقے بھی تاکیداً بیان فرمادیئے جن کو اپنا کر ایک مسلمان اپنے آپ کو ان فتنوں سے محفوظ رکھ سکتا ہے۔

آرٹیکل ھذا میں اختصار کے ساتھ مختلف احادیث نبویہ ﷺ کی روشنی میں فتنوں کے احوال اور خصوصاً ان طریقوں کو قلمبند کیا جائے گا جو دورِ پر فتن میں انتہائی کارگر ثابت ہوں گے جن کی بدولت مسلمانوں کا اپنے دین کی حفاظت کرنا اور اس پر عمل پیرا ہونا ممکن ہو گا وگرنہ

THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

ISSN P: 3006-3329
ISSN E: 3006-3337

Vol.4, No.1, 2026

موجودہ دورِ فتن میں دین پر عمل کرنا انتہائی مشکل ہو چکا ہے ایسے جیسے گویا کہ آگ کی چنگاری کو اپنی ہتھیلی پر رکھنا۔

دورِ فتن سے متعلق ایک معروف روایت ہے کہ:۔

ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ مدینہ منورہ کے ایک ٹیلے پر چڑھے اور فرمایا کیا تم دیکھ رہے ہو جو میں دیکھ رہا ہوں؟ (آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا) میں تو فتنوں کو دیکھ رہا ہوں جو تمہارے گھروں کے اندر بارش کی طرح برس رہے ہیں۔[1]

فتنوں سے بچاؤ اور حفاظت کے مختلف اور متنوع طرق قرآن و حدیث نے بتائے ہیں، ذیل میں ان طرق کا جائزہ لیا جاتا ہے۔

1۔ تمسک بالقرآن الکریم:۔

رسول اللہ ﷺ نے ایک موقع پر فرمایا کہ عنقریب عظیم فتنے ہوں گے تو صحابہ کرام نے عرض کیا کہ اس سے نکلنے کا راستہ کیا ہے؟ فرمایا اللہ تعالی کی کتاب، کیونکہ اس میں تمہارے سے پہلے کے اخبار (یعنی پچھلی امتوں کے حالات واقعات)، بعد کے واقعات (یعنی قیامت کے احوال اور تمہاری موجودہ صورت حال کے شعائر اسلام اور احکام حلال و حرام نیز اسلام کے) مفصل احوال موجود ہیں، قرآن حق اور باطل کے درمیان فرق کرنے والا ہے کوئی بے کار اور لایعنی چیز نہیں ہے۔[2]

حضرت سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ لوگ رسول اللہ ﷺ سے خیر کے بارے میں پوچھتے تھے اور میں شر کے بارے میں پوچھتا تھا اس وجہ سے کہ کہیں شر مجھے نہ پائے میں نے (ایک مرتبہ آپ ﷺ کے جواب دینے کے بعد فرمایا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ) اس خیر کے بعد کوئی شر ہے؟ فرمایا: اے حذیفہ! اللہ تعالی کی کتاب سیکھتے رہو (تو شر سے محفوظ رہو گے۔ یہ جملہ تین مرتبہ دہرایا)۔[3]

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قیامت سے پہلے فتنے ہوں گے جو شب تاریک کے ٹکڑوں کی طرح ہوں گے۔[4] ایک روایت میں رسول اللہ ﷺ کا ارشاد پاک ہے دنیا میں اب صرف مصیبت اور فتنہ ہی بچ گیا ہے۔[5]

آپ ﷺ کا ارشاد ہے ہر چیز میں مستقل کمی ہوتی رہے گی سوائے شر کے کہ اس میں مسلسل اضافہ ہوتا رہے گا[6]۔

2۔ علم الفتن سے واقفیت:۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ جب تم اپنے دین کو سمجھتے اور پہچانتے ہوں گے تو تمہیں فتنہ کوئی نقصان نہیں پہنچا سکے گا، فتنہ تو اس وقت نقصان پہنچانے والا بنے گا جب حق اور باطل تم پر مشتبہ ہو جائے اور تم یہ فیصلہ بھی نہ کر پاؤ کہ میں کس کے پیچھے چلوں۔[7] حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کہ ہلاکت خیز فتنے تم پر گائے کی سروں کی طرح چھائیں گے اور اس سے وہ بچ سکے گا جو ان فتنوں کو پہلے سے جانتا ہو گا۔[8]

THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

Vol.4, No.1, 2026

ISSN P: 3006-3329
ISSN E: 3006-3337

3۔زبان کی حفاظت:۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ایسا فتنہ رونما ہو جائے گا جو عرب کا صفایا کر دے گا اور اس کے مقتولین جہنمی ہوں گے، اس میں زبان تلوار سے بھی زیادہ سخت اور شدید واقع ہو گی۔[9]

ایک صحابی نے آپ سے مسلمانوں کے باہم لڑنے کے بارے میں سوال کیا کہ میں اس وقت کیا کروں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا اپنے گھر سے چپک جاؤ، اپنی زبان قابو میں رکھو جو تم دین میں جانتے ہو اس کو تھامو اور جو تم نہیں جانتے اسے ترک کر دو اس موقع پر صرف اور صرف اپنی ذات کی فکر کرو، عام لوگوں کا معاملہ چھوڑ دو۔[10]

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا عنقریب ایسا زمانہ رونما ہو گا جو اندھا، بہرا اور گونگا ہو گا جو اس کو جھانک کر بھی دیکھے گا اسے اپنی طرف کھینچ لے گا۔ اس میں زبان کو دراز کرنا تلوار کے واقع ہونے کی طرح ہو گا۔[11]

4۔صبر کرنا اور نیک اعمال بجالانا:۔

رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے جو فتوں سے محفوظ رہا وہ خوش نصیب (نیک بخت) ہے، پھر فرمایا جو فتنوں سے محفوظ رہا وہ خوش نصیب (نیک بخت) ہے، (تیسری مرتبہ فرمایا) جو فتنوں سے محفوظ رہا وہ خوش نصیب (نیک بخت) ہے اور وہ بھی خوش نصیب ہے جو فتنوں میں مبتلاء ہو گیا اور اس نے صبر سے کام لیا ہاں افسوس اس پر ہے جس نے فتنوں کا ارتکاب کیا اور اس میں کوشش کی۔[12]

ایک روایت میں ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کو ان کے ساتھیوں نے حجاج بن یوسف کے مظالم کی شکایت کی تو انہوں نے اپنے ساتھیوں سے فرمایا صبر کیا کر کیونکہ ہر آنے والا زمانہ پہلے زمانے سے بدتر ہوتا ہے اور یہ بات میں نے آپ ﷺ سے سنی ہے۔[13]

حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک رات نیند سے بیدار ہوئے آپ فرما رہے تھے سبحان اللہ! اللہ نے کیسے خزانے نازل کئے ہیں اور کتنے فتنے نازل کئے گئے ہیں، کوئی ہے جو ان حجرے والیوں یعنی ازواج مطہرات کو جگا دے تا کہ وہ نماز پڑھیں۔[14]

اس میں اشارہ ہے اس طرف کہ کسی امر اور حادثہ عظیم کے وقوع کی وجہ سے اہل و عیال کو خواب وغیرہ سے بیدار کرنا چاہئے تا کہ وہ اللہ تعالیٰ کا ذکر اور نماز پڑھیں۔[15]

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ انسان کا فتنہ اس کے اہل، اس کے مال اور اسکی اولاد اور اس کے پڑوسیوں کے ساتھ معاملات میں ہے اور اس کیلئے نماز صدقہ اچھی باتوں کا حکم دینا اور بری باتوں سے روکنا صدقہ بن جاتا ہے۔[16]

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا تمہارا اس وقت کیا حال ہو گا جب تم سے حق مانگا جائے گا تو تم دو گے اور جب تم اپنا حق مانگو گے تو تمہیں

THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

ISSN P: 3006-3329
ISSN E: 3006-3337

Vol.4, No.1, 2026

نہیں دیا جائے گا؟ انہوں نے کہا ہم صبر کریں گے۔ فرمایا رب کعبہ کی قسم! تم جنت میں داخل ہوں گے۔[17]

رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے فتنہ (قتل و قتال) کے دور میں عبادت کرنا ایسا ہے گویا میری طرف ہجرت[18]

حافظ ابن رجبؒ اس حدیث کی وضاحت کرتے ہوئے رقم طراز ہیں: فتنہ کے دور میں عبادت کی اتنی اہمیت کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ زمانہ فتنہ میں لوگ دین کی تابعداری کے بجائے اپنی خواہشات کا اتباع کرتے ہیں تو ان لوگوں کی حالت دور جاہلیت کی حالت جیسی ہوتا ہے پس جو شخص اس حالت میں دین پر سختی کے ساتھ عمل کرتا رہے، اللہ تعالی کی رضاء اور خوشنودی کیلئے عبادت کرتے رہے اور اس کے منکرات سے حتی الامکان بچتا رہے تو اس شخص کی مثال دور جاہلیت سے رسول اللہ ﷺ کی طرف ہجرت کرنے والے کے جیسی ہے کیونکہ یہ آپ ﷺ پر ایمان لانے کی وجہ سے، اور آپ ﷺ کی تابعداری کی وجہ سے برداشت کرتے ہیں۔[19]

5۔ سوادِ اعظم کے ساتھ وابستگی:۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ لوگ رسول اللہ ﷺ سے خیر کے بارے میں پوچھتے تھے اور میں شر کے بارے میں پوچھتا تھا اس وجہ سے کہ کہیں شر مجھے نہ پائے میں نے ایک مرتبہ آپ سے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ ہم جاہلیت اور برائی میں تھے۔ اللہ نے ہمارے پاس یہ خیر بھیجی تو کیا خیر کے بعد کوئی شر ہو گا؟ آپ نے فرمایا ہاں میں نے پوچھا اس شر کے بعد بھی خیر ہو گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا اس میں کچھ کمزوری ہو گی میں نے پوچھا: اسکی کمزوری کیسی ہو گی؟ آپ ﷺ نے فرمایا ایسے لوگ ہوں گے جو میرے طریقے کے خلاف چلیں گے، ان کی بعض باتیں تو تمہیں اچھی نظر آئیں گی اور بعض باتیں بری نظر آئیں گی میں نے پوچھا: کیا اس خیر کے بعد بھی کوئی شر ہو گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا ہاں کچھ لوگ جہنم کی طرف بلانے والے ہوں گے، جو ان کی دعوت کو قبول کریں گے وہ ان کو جہنم میں ڈال دیں گے، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! آپ ان لوگوں کی کچھ حالت ہم سے بیان فرمائیں، آپ ﷺ نے فرمایا وہ ہماری قوم میں سے ہوں گے اور ہماری زبان میں گفتگو کریں گے، میں نے عرض کیا اگر میں وہ زمانہ پاؤں تو آپ ﷺ مجھے کیا حکم دیتے ہیں؟ فرمایا: مسلمانوں کی جماعت اور ان کے امام کے ساتھ رہو میں نے عرض کیا اگر امام اور جماعت نہ ہو؟ فرمایا: ان تمام جماعتوں سے علیحدہ ہو جاؤ اگرچہ تمہیں درخت کی جڑ چبانی پڑے، حتیٰ کہ اسی حالت میں تمہاری موت ہو جائے۔[20]

مذکورہ بالا حدیث میں یہ وضاحت ہے کہ اہل حق گروہ اور ان کے امام کے ساتھ ہر حال میں جڑے رہنا چاہیے اور ان سے علیحدگی انسان کیلئے فتوں اور آزمائشوں میں مبتلاء ہونے کا اندیشہ ہے اگر معاشرہ میں کوئی اہل حق کی جماعت نہ ہو تو پھر سارے گمراہ گروہوں سے الگ تھلگ رہنا چاہئے۔

6۔ مسلمانوں کے درمیان قتال سے اجتناب:۔

رسول اللہ ﷺ نے مسلمانوں کے درمیان پھوٹنے والے فتنوں کے بارے میں ارشاد فرمایا کہ ان میں اپنی کمانوں کو توڑ دو اور اپنے گھر کے اندر چھپ کر

THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY
ISSN P: 3006-3329
ISSN E: 3006-3337
Vol.4, No.1, 2026

بیٹھ جاؤ اور حضرت آدم علیہ السلام کے بیٹے ہابیل کی طرح بن جاؤ کہ اس نے قابیل کے قتل کے ارادے کو دیکھ کر بھی اس پر دست اندازی نہیں کی۔[21]

نبی کریم ﷺ نے فرمایا: عرب کیلئے اس شر کی وجہ سے ہلاکت ہے جو عنقریب رونما ہونے والا ہے اور اس میں وہ شخص کامیاب ہے جو اپنے ہاتھ روک لے (یعنی عملاً قتال میں شرکت سے بچا رہے)۔[22]

آپ ﷺ نے فرمایا: عنقریب ایسے فتنے رونما ہونے والے ہیں، ان فتوں میں بیٹا ہوا شخص چلنے والے سے، چلنے والا دوڑنے والے سے بہتر ہو گا، پس اچھی طرح سن لو کہ جب وہ فتنے واقع ہوں تو جس کے پاس اونٹ ہو وہ اپنے اونٹ کے ساتھ اور جس کے پاس بکریاں ہوں وہ اپنے بکریوں کے ساتھ اور جس کے پاس زمین ہو وہ اپنی زمین کے ساتھ لاحق ہو جائے۔ ایک شخص نے دریافت کیا کہ اگر کسی کے پاس یہ نہ ہو؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ وہ پتھر سے اپنی تلوار کی دھار کو کوٹ کوٹ کر کند کرے اور (مسلمانوں کے درمیان ہونے والی لڑائیوں میں ہر گز شریک نہ ہو) اور اسی حالت میں فتنوں سے نجات ممکن ہو گی کیا میں نے تمہیں اللہ کا پیغام پہنچا دیا؟۔[23]

ایک شخص نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے سوال کیا کہ جب نماز پڑھنے والے آپس میں لڑنے لگیں تو میں کیا کروں؟ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم اپنے گھر میں داخل ہو جاؤ، اس نے کہا اگر وہ میرے گھر میں داخل ہو جائیں تو میں کیا کروں حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اسے کہہ دو کہ میں تمہیں قتل نہیں کروں گا کیونکہ میں رب اللعالمین سے ڈرتا ہوں۔[24]

7۔ امراء اور اہل حکام کی مجالس سے اجتناب:۔

رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے جو شخص جنگل (دیہات میں رہتا ہو وہ جاہل ہوتا ہے اور جو شخص شکار کے پیچھے پڑا رہتا ہے وہ غافل ہوتا ہے اور جو شخص بادشاہ کے پاس آتا جاتا ہے وہ فتنہ میں مبتلاء ہو جاتا ہے۔[25]

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بادشاہ کا دروازہ (یعنی بادشاہ کی مجالس اور صحبت) فتنہ ہے جیسا کہ اونٹوں کے سونے اور رہنے کی جگہ فتنہ ہے۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے تم وہاں سے کچھ بھی حاصل نہ کرو گے مگر یہ کہ بہت سا دینی نقصان ہو گا۔[26]

ایک مرتبہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ خبردار فتنوں کی جگہوں سے دور رہا کرو، ساتھیوں نے پوچھا فتنے کی جگہ کہاں ہے؟ فرمایا: امیروں اور جاگیروں کی جگہ، تم میں کوئی شخص وہاں داخل ہو گا تو ضرور اس کی جھوٹ پر مبنی باتوں کی تصدیق کرے گا اور اس کے بارے میں وہ کہے گا جو ان میں نہ ہو۔[27]

8۔ اللہ تعالی سے دعائیں مانگنا:۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ یہ فرماتے ہیں لوگوں پر ضرور ایسا وقت آئے گا کہ اس میں وہی شخص نجات پا سکے گا جو ڈوبنے والے کی طرح اللہ تعالیٰ سے دعا

THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

ISSN P: 3006-3329
ISSN E: 3006-3337

Vol.4, No.1, 2026

مانگے۔[28] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: فتنوں میں سب سے نیک بخت انسان وہ ہے جو غیر معروف اور گمنام ہو، اگر ظاہر ہو جائے تو اسے پہچانا نہ جاسکتا ہو اور اگر غائب ہو تو لوگ اس کو تلاش نہیں کرتے اور بد بخت لوگ اس میں بلند آواز خطیب اور سواری پر سوار ہیں اور اس فتنہ) کے شر سے وہی بچے گا جو ڈوبنے والے کی طرح دعا مانگے۔[29]

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ ایک شخص کو فرمایا: تم میں سے جو بھی فتنوں سے پناہ مانگے اسے چاہے کہ گمراہ کن فتنوں سے حفاظت کی دعا کرے۔[30]

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جو شخص یہ جاننا چاہتا ہو کہ وہ فتنہ میں مبتلا ہوا ہے یا نہیں اسے چاہیے کہ یہ دیکھئے کہ وہ کسی ایسی چیز کو حلال سمجھنے لگا ہے جس کو وہ پہلے حرام سمجھتا تھا یا کسی ایسی چیز کو حرام سمجھنے لگا ہے جس کو وہ پہلے حلال سمجھتا تھا اگر ایسا ہو گیا تو سمجھ لو کہ وہ فتنہ میں پڑ چکا ہے۔[31]

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ایک مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں فرمایا اللہ تعالی سے قبر کے عذاب سے پناہ مانگا کرو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا ہم پناہ مانگتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالی سے جہنم کی آگ سے پناہ مانگا کرو، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں ہم جہنم کی آگ سے پناہ مانگتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ظاہری اور باطنی فتنوں سے اللہ تعالیٰ سے پناہ مانگا کرو۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں ہم اللہ تعالی سے پناہ مانگتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالی سے دجال کے فتنہ سے پناہ مانگا کرو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم عرض کرتے ہیں ہم اللہ تعالی سے فتنہ دجال سے پناہ مانگتے ہیں۔[32]

ایک مرتبہ دجال کا ذکر آیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں تمہیں اس سے ڈراتا ہوں اور کوئی نبی ایسا نہیں گزرا ہے مگر اس نے اپنی قوم کو فتنہ دجال سے ڈرایا ہے اور سب سے پہلے حضرت نوح علیہ السلام نے اپنی قوم کو فتنہ دجال سے ڈرایا۔[33]

نتائجِ تحقیق:۔

دین اسلام مکمل ضابطہ حیات ہے جس میں انسان کے لئے زندگی کے ہر شعبے میں راہنمائی موجود ہے یہی وجہ ہے کہ قرآن و سنت میں قیامت تک پیش آنے والے حالات و واقعات کو تفصلاً بیان کر دیا گیا ہے اور ان حالات میں بالخصوص مسلمانوں کا طرزِ عمل کس نہج کے مطابق ہونا چاہیے اس کے لئے احادیث نبویہ صلی اللہ علیہ وسلم میں مکمل ہدایات موجود ہیں جن پر عمل پیرا ہو کر فتنوں سے نجات ممکن ہے، مذکورہ بالا بحث میں احادیث نبویہ صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی میں دور پر فتن میں مسلمانوں کے لئے نمایاں ہدایت کو واضح کر دیا گیا ہے جن پر اگر عمل پیرا ہوا جائے تو فتنوں سے یقیناً نجات ممکن ہو سکتی ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت سے ایسے امور کو تاکیداً بیان فرمایا ہے جن پر عمل کرنا لازم قرار دیا اور بہت سے وہ امور بھی بیان کئے ہیں جن سے اجتناب کی تلقین کی ہے جیسا کہ آپس میں قتال کرنے اور امراء کی صحبت سے بیٹھنے سے سختی سے منع فرمایا اور ان امور کی حکمت بھی بیان کر دی ، اللہ رب العزت سے دعا ہے کہ وہ تعلیمات نبوی صلی اللہ علیہ وسلم پر عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرمائے اور عصر حاضر کے فتنوں سے محفوظ رکھے۔ آمین

THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

Vol.4, No.1, 2026

ISSN P: 3006-3329
ISSN E: 3006-3337

حوالہ جات

1 البخاری، محمد بن اسماعیل، الامام الحافظ، **الجامع الصحیح للبخاری** (ریاض: دار السلام نشر والتوزیع)، ج3، ص28 رقم الحدیث:1878

2 البزاز، ابو بکر احمد بن عمرو، **مسند البزاز** (مدینہ منورہ: مکتبہ العلوم والحکم 2009)، ج3، ص71، رقم الحدیث:836

3 ابن ابی شیبہ، ابو بکر عبد اللہ، **مصنف ابن ابی شیبہ** (بیروت: دار الکتب العلمیہ 2002ء)، ج15، ص9، رقم الحدیث:38269

4 ابن حبان، **صحیح ابن حبان** (بیروت: دار المعرفہ، 1400ھ)، ج13، ص297، رقم الحدیث:5962

5 ابن ماجہ، ابو عبد اللہ محمد بن یزید قزوینی، **سنن ابن ماجہ** (بیروت: مکتبہ ابی المعاطی 1999ء)، ص162، رقم:4035

6 احمد بن حنبل، ابو عبد اللہ، **مسند احمد بن حنبل** (قاہرہ: موسۃ القرطبہ 1409ھ)، ج6، ص441، رقم الحدیث:28031

7 نفس مصدر سابق، ج15، ص70، رقم الحدیث:38447

8 **کتاب الفتن**، ج1 ص28، رقم الحدیث:5

9 **سنن ابن ماجہ**، ص112، رقم الحدیث:3967

10 **مصنف ابن ابی شیبہ**، ج15، ص9، رقم الحدیث:38270

11 السجستانی، ابو داؤد، سلیمان بن الاشعث، **سنن ابی داؤد** (بیروت: مکتبہ العصریہ س ن)، ج4، ص165، رقم الحدیث:4246

12 **سنن ابی داؤد**، ج4، ص164، رقم الحدیث:4265

13 **الجامع الصحیح للبخاری**، ج9، ص61 رقم الحدیث:7078

14 **الجامع الصحیح للبخاری**، ج1، ص40، رقم:115

15 البکری، ابو الحسن علی بن خلف بن بطال، **شرح البخاری لابن بطال** (ریاض: مکتبۃ الرشد 2003ء)، ج1، ص190

16 **الجامع الصحیح للبخاری**، ج1، ص140، رقم الحدیث:525

17 ابو بکر بن عبد اللہ بن محمد ابی شیبہ، **مصنف ابن ابی شیبہ** (ہند: دار السلفیہ، س ن)، ج15، ص25، رقم الحدیث:38314

18 القشیری، نیشاپوری، مسلم بن الحجاج، **الجامع الصحیح للمسلم** (بیروت: دار الکتب العلمیہ 2002ء)، ج8، ص208، رقم الحدیث:7588

THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

ISSN P: 3006-3329
ISSN E: 3006-3337

Vol.4, No.1, 2026

19 التویجری، حمود بن عبد اللہ، **اتحاف الجماعۃ بماء جاء في الفتن والملاحم اور اشراط الساعۃ** (ریاض: دار السمیع 1414ھ)، ج1، ص94

20 **الجامع الصحیح للبخاری**، ج4، ص242، رقم الحدیث: 3606

21 الترمذی، ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ، **سنن ترمذی** (بیروت: دار الغرب الاسلامی 1998ء)، ج4، ص490، رقم الحدیث: 2204

22 **سنن ابي داؤد**، 4، ص156، رقم الحدیث: 4251

23 **الجامع الصحیح للمسلم**، 8، ص196 رقم الحدیث 7432

24 **مصنف ابن ابی شیبہ**، ج15، ص9، رقم الحدیث: 38289

25 **سنن ترمذی**، ج4، ص93، رقم الحدیث: 2256

26 الاصبہانی، ابو بکر عبد الرزاق بن ہمام، **مصنف عبد الرزاق** (بیروت: المکتب الاسلامی، 1403ھ)، ج11، ص317 رقم الحدیث: 20644

27 بغوی، حسین بن مسعود، **شرح السنۃ** (بیروت: المکتب الاسلامی 1983ء)، ج14، ص295

28 **مصنف ابن ابی شیبہ**، ج15، ص9، رقم الحدیث: 28300

29 **اتحاف الجماعۃ بماء جاء في الفتن والملاحم اور اشراط الساعۃ**، ج1، ص88

30 **مصنف ابن ابی شیبہ**، ج15، ص9، رقم الحدیث: 38373

31 نیشاپوری، حاکم، امام، محمد بن عبد اللہ، **المستدرک علی الصحیحین** (بیروت: دار الکتب العلمیہ، 1997ء)، ج41، ص514، رقم الحدیث: 8443

32 **الجامع الصحیح للمسلم**، ج8، ص160، رقم الحدیث: 7392

33 **الجامع الصحیح للبخاری**، ج4، ص84، رقم الحدیث: 3057